Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۵ رجادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۴ احسان ۱۳۵۵ہش ۴ جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۲۶

مشتاقانِ زیارت کی کثرت

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم-اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

گذشتہ ہفتہ کے دوران الفضل میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ۳۰ مئی کے بعد تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو سکے گی اِس لئے ۳۰ مئی/ہجرت کو صبح سے ہی دور و نزدیک سے آنیوالے دوستوں کا تانتا بندھ گیا۔ دوست ذوق وشوق کے ساتھ سپیشل بسوں، کاروں، عام بسوں اور ریل گاڑی پر کثرت سے تشریف لا رہے تھے تاکہ زیارت کرکے حضور کی زبانِ مبارک سے علوم و معارف سے پُر ارشادات سے بہرہ ور ہو سکیں ان میں مرد بھی تھے، مستورات بھی تھیں، احمدی اصحاب بھی تھے اور غیر از جماعت دوست بھی تھے۔ اُن میں علماء، ڈاکٹر، پروفیسر، وکلا، تاجر، زمیندار اصحاب، طلبہ اور ملازم پیشہ احباب سبھی طبقوں کے دوست شامل تھے اور ہر عمر کے۔

۳۰ ہجرت/مئی کو شدید گرمی تھی اور لُو چل رہی تھی۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے مسجد مبارک میں دوستوں کو بٹھانے کا انتظام کیا گیا جس کا مسقف حصہ دوستوں سے پُر تھا۔ ان کے علاوہ کثرت سے دوست دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں بھی تشریف رکھتے تھے۔ مستورات کا اندازہ اڑھائی صد ہے۔ اس کے علاوہ مختلف اضلاع اور مختلف شہری جماعتوں سے جو دوست تشریف لائے ان کی تعداد درج ذیل ہے:-

لاہور شہر و ضلع	۹۵
سرگودھا شہر و ضلع	۲۱۹
گوجرانوالہ شہر و ضلع	۷۴
لائلپور شہر و ضلع	۶۲
منڈی بہاؤالدین	۵۵
میانوالی شہر و ضلع	۲۰
ساہیوال شہر و ضلع	۱۵۲
گجرات شہر و ضلع	۱۹
جھنگ شہر و ضلع	۴۷
متفرق اضلاع: سیالکوٹ، جہلم، ملتان، راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی، آزاد کشمیر، ہزارہ، تھرپارکر اور بہاولپور	۸۳
شیخوپورہ شہر و ضلع	۱۳۷
ربوہ	۶۵
مرد احباب کی کُل تعداد	۱۲۷۳

ان میں خدا کے فضل سے ۲۰۰ سے زائد غیر از جماعت دوست بھی تھے۔ علم و عرفان کی یہ مجلسیں ۹½ بجے صبح سے ۴½ بجے شام تک جاری رہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دس گروپوں میں ان دوستوں کو شرفِ ملاقات بخشا اور مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی۔ زندہ خدا کے زندہ نشانات، اسلام کی حقانیت، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک جاری رہنے والے فیوضِ روحانی، قرآن مجید کی عظمت، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم فرزندِ روحانی حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض، جماعتِ احمدیہ کا مشن، اور ہماری تبلیغی مساعی کے خوشکن نتائج ایسے بہت سے مسائل پر دلکش اور پُر اثر انداز میں روشنی ڈالی۔ دوستوں کو اپنی باری کا انتظار کرنے کے لئے شدید گرمی میں گھنٹوں انتظار کرنا پڑا لیکن انہوں نے یہ سب کچھ بڑی بشاشت کے ساتھ برداشت کیا اور پھر حضور کی ملاقات کے بعد ایک نئی معرفت، نیا یقین، تازہ ایمان و اخلاص، خدا کے وعدوں پر کامل یقین اور ایک نئی زندگی حاصل کرکے خوش و خرم واپس لوٹے۔

خوشکن امر یہ ہے کہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی گرمی کی شدت میں ان انتظار کی صبر آزما گھڑیوں کو بڑے صبر و سکون سے گزارا۔ جب دوستوں کو حضور کی زیارت نصیب ہوتی تو اکثر و بیشتر کے کملائے ہوئے چہرے کھِل جاتے اور حضور کے پُر انوار ارشادات کو بڑے صبر و سکون اور بشاشت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر سنتے اور انہیں اپنے دِل کی گہرائیوں میں جگہ دیتے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دین کے کاموں میں خدا کے فضل سے شب و روز مصروف رہتے ہیں۔ الحمد للہ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اُس کی تائید و نصرت ہمیشہ شاملِ حال رہے۔ تاریخ احمدیت کے اِس عظیم دور میں خلافتِ ثالثہ کے اہم فرائض کی بااحسن طریق ادائیگی کی اللہ تعالیٰ حضور کو توفیق عطا فرمائے اور اسلام کی فتح اور غلبہ کے جو وعدے اُس نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے رُوحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ السلام سے فرمائے انہیں جلد پورا فرمائے اور اسلام کے غلبہ کا دن ہماری زندگیوں میں ہی آجائے اور ہم ناچیز بندے بھی اُسے دیکھنے کی سعادت حاصل کرسکیں۔

آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

چکروں کی تکلیف کی وجہ سے ناحال طبیعت ناساز ہے

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ربوہ ۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

کل شدید ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مبارک وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا مطلع فرماتی ہیں کہ:-

"ہالینڈ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترمہ امۃ الحفیظ بھٹی بخش صاحبہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے پیٹ کا اپریشن ہونا ہے۔ وہ لجنہ ہالینڈ کی صدر ہیں اور بہت سرگرم ممبر ہیں۔ ان کے اپریشن کی کامیابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۴؍احسان ۱۳۵۵ھش
۴؍جون ۱۹۷۶ء

حق کی اندھی مخالفت اور اس کا انجام

اللہ تعالیٰ لوگوں کی اصلاح اور غلبۂ حق کی غرض سے جب بھی اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تو اس کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے بکثرت آسمانی نشان ضرور ظاہر فرماتا ہے۔ ان میں سے ایک نشان جسے انفسی و آفاقی دلیل کی حیثیت حاصل ہوتی ہے یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں وہ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ترقی کرتے چلے جاتے ہیں برخلاف اس کے جو لوگ اُسے نعوذ باللہ جھوٹا اور فریبی قرار دیکر اُس کی دعوت کو ردّ کر دیتے ہیں اور اُس کی مخالفت میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے وہ اپنی تمام تر کوششوں اور ہدایت کی راہ پر پہلے ہی گامزن ہونے کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود اخلاقی اور روحانی لحاظ سے دن بدن گرتے اور پستی میں اُترتے چلے جاتے ہیں۔ ان کا دن بدن پستی میں گرتے چلے جانا اور مامور من اللہ کے متبعین کا اخلاقی اور روحانی بلندیوں کی طرف پرواز کرنا اس امر کو آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے کہ مامور من اللہ اور اس کے متبعین یقیناً حق پر ہیں اور اُن کے مخالفین راہ ہدایت سے بھٹکنے کے باعث اعتقادی اور اعمالی بُرائیوں کے گرداب میں پھنسے ہوتے ہیں۔

مامورینِ الٰہی کی صداقت کو آشکار کرنے والی اس انفسی و آفاقی دلیل کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف پیرائے میں بار بار ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اس نے واضح فرمایا ہے کہ ہم مخالفینِ حق کو ڈھیل پر ڈھیل دے کر انہیں اس امر کا پورا پورا موقع دیتے ہیں کہ وہ حق کی مخالفت کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ تاہم وہ حق کو مٹانے میں جتنا زور لگائیں گے حق اتنا ہی زیادہ پھیلتا اور غالب آتا چلا جائے گا اور حق کی اس مخالفت کے نتیجہ میں وہ خود گناہوں میں ملوّث ہوتے چلے جائیں گے حتّٰی کہ اس گرداب سے نکلنا ان کے لئے ممکن نہ رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

(اٰل عمران آیت ۱۷۹)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ (جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا) انکار کیا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھ لیں کہ ہمارا انہیں ڈھیل دینا ان کی ذات کے لئے بہتر ہے۔ ہم جو انہیں ڈھیل دیتے ہیں تو اس کا نتیجہ صرف (ان کا) گناہوں میں بڑھ جانا ہوگا۔ اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب (مقدر) ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ مامور من اللہ کے مخالفین جب اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوتے ہیں تو وہ اس وہم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ بہت ہی نیک کام سرانجام دے رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو ڈھیل مل رہی ہوتی ہے اُسے وہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی پر محمول کرکے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا یہ فعل (یعنی مخالفتِ حق کا فعل) خدا تعالیٰ کو پسند ہے اسی لئے وہ ہم پر گرفت کرنے کی بجائے ہمیں مخالفت کو انتہاء تک پہنچانے کا موقع دے رہا ہے حالانکہ ان کی یہ بہت بڑی بھول ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اِس آیت میں بتایا ہے کہ انہیں ڈھیل اِس لئے نہیں دی جاتی کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں بلکہ اس لئے دی جاتی ہے کہ وہ شوخی اور شرارت اور حق کی مخالفت میں پورا زور صرف کرنے کے نتیجہ میں کیفرِ کردار کو پہنچیں۔ اور ان کا کیفرِ کردار کو پہنچنا یہی ہوتا ہے کہ وہ مخالفتِ حق کے وبال کی وجہ سے گناہوں میں اور زیادہ ملوّث ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کا گناہوں میں ملوّث ہوتے چلے جانا اور ارتکابِ معاصی میں دلیری کا مظاہرہ کرتے چلے جانا اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُن کے مخالفتِ حق کے فعل سے خوش نہیں ہے بلکہ وہ اپنے اِس فعل کی وجہ سے اس کی ناراضگی اور قہر کو بھڑکا رہے ہیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِس حالت کا نہایت ہی عبرتناک نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

(المائدہ آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ اور تو اُن میں سے بہتوں کو دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور زیادتی اور اپنے حرام کھانے (کے افعال) کی طرف دَوڑ کر جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔

الغرض حق کی مخالفت (خواہ مخالفت کرنے والے اپنی جگہ اُسے ایک نیک کام تصوّر کرتے ہوئے اس کے مرتکب ہوں) اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بہت ہی ناپسندیدہ فعل ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ نیکی کے ادعاء کے باوجود خود قسم ہا قسم کے گناہوں میں ملوّث ہوئے بغیر نہیں رہتے اور ان کا گناہوں میں ملوّث ہوتے چلے جانا مامور من اللہ کی صداقت کو ظاہر کرنے کا موجب بنتا ہے اور لوگ مخالفت سے باز آکر قبولِ حق کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں۔

نعتِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ کا ہی نور نورِ سحر ہے
محمدؐ ہی وجہِ ظہورِ قمر ہے

وہی ذات محبوبِ ذاتِ خدا ہے
وہی رازِ تخلیقِ ارض و سما ہے

وہی ایک یزداں کے دل کی تڑپ تھی
وہی سازِ رحماں کے دل کی تڑپ تھی

وہی نور آدم کی لوحِ جبیں پر
وہی نور نائبِ خدا کا زمیں پر

وہی اک تصوّر رموزِ بیاں تھا
اُسی کا تقدّس خلافت کی جاں تھا

اُسی کے لئے تھا سجودِ ملائک
درودِ خُدا و درودِ ملائک

وہی عبدِ کامل وہی مدّعا تھا
وہی مُبتدا تھا وہی مُنتہا تھا

وہی ذاتِ برحق رسولِ خدا ہے
وہی مُصطفٰے احمدِ مُجتبٰے ہے

جو خیرالبشر ہے جو خیرالوریٰ ہے
شہِ دوجہاں خاتم الانبیاءؐ ہے

ہمارا نبی ہے وہ پیارا محمدؐ
وہ ٹوٹے دلوں کا سہارا محمدؐ

مسلماں ہیں ہم بفضلِ خُدا ہیں
محمدؐ پہ ہم جان و دل سے فدا ہیں

اُسی کی شفاعت پہ ہم کو یقیں ہے
وہی ذات جو رحمتِ عالمیں ہے

شَرَاباً طَهُوراً بجامِ محمدؐ
کلامِ خُدا ہے کلامِ محمدؐ

وہ رحمت لقب ہے جہانوں کا محسن
وہ زندہ نبیؐ ہے زمانوں کا محسن

کمالِ نبوّت ہے شانِ محمدؐ
چراغِ ہدایت بیانِ محمدؐ

محمدؐ کی اُمّت پہ ہے فضلِ باری
محمدؐ کا فیضانِ رحمت ہے جاری

نہیں ہے مثالِ جمالِ محمدؐ
اے صلِّ علیٰ خدّ و خالِ محمدؐ

ہوا ہے نہ ہوگا حسیں کوئی ایسا
نہیں مہ جبیں دل نشیں کوئی ایسا

محمدؐ امامِ صفِ انبیاء ہے
ہمارا تو دلبر وہی پیشوا ہے

محمدؐ کی توصیف ممکن نہیں ہے
محمدؐ کی تعریف ممکن نہیں ہے

محمدؐ کا رُتبہ خدا ارتقا ہے
محمدؐ سے آگے خدا ہی خدا ہے

مکرم خان اصغر
کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق

مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مربی سلسلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

کہ یقیناً تو اخلاق فاضلہ پر قائم ہے۔ آپ ہمیشہ دعا فرمایا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ

اے اللہ جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔ آپ فرماتے ہیں

اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا

کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔ آپ ہمیشہ دعا فرمایا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ

(ترمذی)

اے میرے اللہ میں بُرے اخلاق اور بُرے اعمال سے اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اب میں ذیل میں اخلاق سیئہ کے متعلق چند احادیث لکھتا ہوں جن سے واضح ہو جائے گا کہ وہ کون سے بُرے اخلاق و اعمال ہیں۔ جن سے ہمیں بچنا چاہیئے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث هن اصل كل خطيئة فاتقوهن واحذروهن اياكم والكبر فان ابليس حمله الكبر على ان لا يسجد لآدم واياكم والحرص فان آدم حمله الحرص على ان اكل من الشجرة واياكم والحسد فان ابني آدم انما قتل احدهما صاحبه حسدا

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں ہر گناہ کی جڑھ ہیں۔ ان سے بچنا چاہیئے: تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی شیطان کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کھانے پر اکسایا۔ تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔

عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشہادۃ الزور فما زال یکررھا حتی قلنا لیتہ سکت

(بخاری کتاب الادب)

حضرت ابوبکرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں۔ یہ سوال آپ نے تین دفعہ دہرایا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا آپ اس وقت تکیہ سے سہارا لگائے ہوئے تھے جوش میں اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا دیکھو جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا بہت بڑا گناہ ہے یہ الفاظ آپ بڑے جوش سے بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہمارا دل چاہا کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

ناحق قتل اور جھوٹی قسم کے متعلق

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا

والدین کی نافرمانی کرنا

ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

ظلم و ستم اور دوسروں کی حق تلفی کرنے والوں کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے ہم نے عرض کیا جس کے پاس نہ درہم ہو نہ سامان حضورؐ نے فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزہ، زکوٰۃ کے اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا پس ان مظلوموں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی۔ یہاں تک کہ اگر ان کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح جنت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائیگا یہی شخص دراصل مفلس ہے۔

(مسلم باب تحریم الظلم)

چغل خور کے متعلق حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ

کہ چغل خور جنت میں نہیں جا سکے گا

(بخاری باب ما یکرہ من النمیمۃ)

غیبت کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا اگر وہ بات جو کہی گئی ہے سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی۔ آپ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔

(مسلم۔ باب تحریم الظن)

تجسس، عیب جوئی اور دوسروں کی تحقیر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ تجسس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔ بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اسے رسوا نہیں کرتا اسے حقیر نہیں جانتا۔ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے یعنی مقام تقویٰ دل ہے۔ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون۔ اس کی آبرو۔ اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔

(مسلم باب تحریم الظلم)

بغض اور حسد سے بچنے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

(ابوداؤد باب فی الحسد)

حسد سے بچو کیونکہ یہ نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور بے تعلقی اختیار نہ کرو باہمی تعلقات نہ توڑو اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق رکھے۔

(بخاری باب النہی عن التحاسد)

مندرجہ احادیث سے واضح ہے کہ تکبر، حرص۔ حسد۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹی قسم کھانا، غیبت کرنا بدظنی کرنا ظلم کرنا۔ ایک دوسرے سے بغض و بے تعلقی اختیار کرنا یہ سب بدترین اخلاق سیئہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری)

تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مومن بھائی کے لئے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو کچھ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔

اگر ہم فرمانِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے اپنے مومن بھائیوں کے جذبات کا احترام کریں۔ اُن کے جان و مال۔ عزت و آبرو اور دوسرے مفادات کو اپنے جان و مال عزت و آبرو اور مفادات کی طرح عزیز جانیں تو ہم میں باہمی عداوت و اختلافات کی نوبت کبھی آ ہی نہیں سکتی اور ہمارا معاشرہ ہمیشہ امن و سکون کی دولت سے مالا مال رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

(کشتی نوح ص ۱۳)

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آ سکتی جب وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہیے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے محبت کرے اور اُسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے اگر عفو نہ کیا جائے اور ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھا جاتا ہے اسی طرح ہر بھائی بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اور کبھی نہیں چاہتا کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کو بھی یہی طریق نعمتِ اخوت یاد دلائی ہے اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت اُن کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ ۔ ۔ ۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا۔ دلآزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۸، ۳۴۹)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ کا چھوٹا بچہ عزیز محمود الرحمان عمر قریباً دس ماہ قریباً ایک ماہ سے پیچش سے بیمار ہے۔ علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

۲۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب میڈیکل پریکٹیشنر کوٹ عبد المالک ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو چکی ہیں۔

۳۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب کاہلوں قائد خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر (سندھ) ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب مریضوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

تفسیر سورۂ کہف پر تبصرہ

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین تحریر فرماتے ہیں:۔

"محترم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری نے حال ہی میں "تفسیر سورۂ کہف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے" لکھ کر بصورت کتاب شائع کی۔ آپ کی سابقہ تصنیف کردہ کتب کی طرح یہ کتاب بھی نہایت لطیف حقائق پر مشتمل تفسیر ہے خاکسار نے بڑی دلچسپی سے اور غور سے اس کو پڑھا ہے یہ تفسیر آپ نے اس نقطۂ نگاہ سے تحریر کی ہے کہ اصحاب الکہف والرقیم سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے جو دجالی نظام کو تہس نہس کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے دجالی نظام اور اس کے تباہ کرنے کے لئے آسمانی نظام کی مفصل سکیم اللہ تعالیٰ نے پُر اسرار انداز میں سورۂ کہف میں بیان فرمائی ہے۔ جس پر سے مخدوم و محترم مولوی صاحب موصوف نے پردہ اٹھایا ہے اور ان غوامض و اسرار کو عام فہم لیکن مؤثر و دلچسپ انداز میں حقائق اور واقعات عالم کی شہادت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

آپ کی تحریر فرمودہ تفسیر سورۂ کہف پڑھنے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ قرآن مجید قیمتی علوم اور روحانی خزائن اور بہت ہی لطیف حقائق سے بھرپور ہے۔ اور ان تک دسترس ان خوش نصیب اور پاک لوگوں کو ہو سکتی ہے جو منظور بارگاہ الٰہی ہو چکے ہیں۔ کتاب کا ہر صفحہ اس بات کی دلیل ہے کہ نہایت محنت اور عرق ریزی سے اور تصنیف کو تکمیل تک پہنچایا گیا ہے اور قابل قدر تفسیر کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب موصوف کو اس قیمتی اور لطیف تفسیر کے تحریر کرنے اور شائع کرنے پر جزائے خیر دے اس کا مطالعہ یقیناً علوم آسمانی کے اسرار پر آگاہی کا موجب ہے۔"

بابرکت وجود قرآنِ عظیم کی رو سے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں فرماتا ہے:۔

وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا (مریم رکوع ۲)

ترجمہ:۔ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں۔ اس نے مجھے بابرکت (وجود) بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کو بابرکت وجود کی علامت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی رنگ میں بابرکت وجود بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ زکوٰۃ کے بارہ میں پوری معلومات کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

ہمارے نانا جان محترم مولوی جمال الدین صاحب آف چاڑ کوٹ (راجوری) حال پنڈ بیگووال۔ راولپنڈی بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم نانا جان مرحوم اپنے علاقہ میں احمدیت کا ایک ستون تھے۔ چونکہ اس پسماندہ علاقہ میں علمی لحاظ سے سب سے پیش پیش تھے امامت کے علاوہ دیگر تمام اسلامی تقریبات ان ہی کے سپرد تھیں۔ تعلیم و تربیت کے علاوہ تبلیغ کرنا ان کا دن رات مشغلہ رہتا تھا۔ دنیاوی کاموں سے بہت کم دلچسپی لیتے تھے۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نانا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسکو پورا فرمائے۔ آمین

محمد الدین کارکن دفتر دیوان۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاول کی کاشت

(محترم غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت تحریکِ جدید ربوہ)

پاکستان میں چالیس لاکھ ایکڑ میں چاول کاشت کیا جاتا ہے۔ چاول کی کل پیداوار تقریباً ۲۲ لاکھ ٹن ہے۔ چاول کے زیر کاشت رقبہ کا تقریباً ۵۰ فی صد پنجاب ہی واقع ہے۔ گزشتہ دس سالوں (۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۶ء) کے عرصہ میں پنجاب میں چاول کے زیر کاشت رقبہ اور چاول کی کل پیداوار میں بالترتیب ۴۵ فیصد اور ۱۳۵٫۹ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے مقابل پر کل مغربی پاکستان میں چاول کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں ۲۳٫۵ فیصد اور ۱۲۱٫۴ فیصد کی زیادتی ہوئی۔ پنجاب میں ان دس سالوں کے دوران فی ایکڑ اوسط پیداوار ۱۰ من فی ایکڑ سے بڑھ کر ۱۶٫۲۳ من فی ایکڑ ہو گئی ہے۔ اس طرح فی ایکڑ اوسط پیداوار میں تقریباً ۶۲ فیصد کی زیادتی ہے۔ ان اعداد و شمار سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ اپنے ذرائع کے اعتبار سے پاکستان دنیا کے سب سے زیادہ چاول برآمد کرنے والے ملکوں میں شامل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پنجاب میں گندم کے مقابل پر چاول کا زیر کاشت رقبہ بہت کم ہے پھر بھی مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر چاول کی فصل پنجاب کی اقتصادی حالت پر بہت اثر انداز ہوتی ہے۔

۱۔ صرف یہی ایک ایسی فصل ہے جو موسم گرما میں وسیع اور شور زدہ رقبہ پر کاشت کر کے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے جہاں اور کوئی فصل نفع مند طریق پر نہیں لگائی جا سکتی۔

۱۔ عمدہ قسم کا چاول صرف پنجاب میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ چار کروڑ ڈالر کا زرِ مبادلہ کمایا جاتا ہے۔

۳۔ موٹا چاول جو قبل ازیں مشرقی پاکستان بھیجا جاتا تھا اب غیر ممالک کو برآمد کر کے زرِ مبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۷۵-۱۹۷۴ء میں چاول کی برآمد سے ایک ارب روپے سے زیادہ زرِ مبادلہ حاصل ہونے کی امید ہے۔

چاول کی پیداوار میں اضافہ چاول کی قسم پر منحصر ہے۔ اگر بویا جانے والا بیج ایسا ہے جو زمین میں موجود غذائی عناصر کو صحیح طور پر استعمال نہیں کر سکتا تو دوسرے تمام عوامل مثلاً مناسب آبپاشی کا بندوبست، زمین کی زرخیزی اور پودوں کی تعداد وغیرہ بھی غیر موثر ثابت ہوں گے اس لئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ صرف ایسی اقسام ہی کاشت کی جائیں جن کی پیداوار زیادہ ہو۔

موٹے چاولوں میں ۱۹۶۶ء تک پنجاب میں زیادہ تر جھونا ۳۴۹ ہی کاشت کیا جاتا تھا۔ اس کا پودا اونچے قد اور کمزور تنے کا ہوتا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں پہلی بار چاول کی ایک نئی قسم اری پاک مغربی پاکستان میں کاشت کی گئی۔ اس کا پودا چھوٹے قد کا ہوتا ہے اور کھاد دینے سے اس کی پیداوار بہت ہوتی ہے لیکن اس کا چاول موٹا اور چاک کی طرح بھربھرا ہوتا ہے اور چھڑنے میں ٹوٹتا بہت ہے جس کی وجہ سے منڈی میں اس کی اچھی قیمت نہیں ملتی۔ اس وقت کے پیش نظر چاول کی ایک نئی قسم اری ۶ دریافت کی گئی ہے۔ اس کی پیداوار اری پاک جتنی ہے لیکن اس کا چاول اری پاک سے بہت بہتر ہے۔ اس کا چاول زیادہ لمبا اور اری پاک کی نسبت کم بھربھرا ہوتا ہے۔ چھڑنے کے دوران یہ کم ٹوٹتا ہے۔ اس طرح مونجی سے چاول اری پاک کی نسبت زیادہ حاصل ہوتا ہے اور گندم کے لئے کھیت بھی وقت پر خالی ہو جاتا ہے۔

چاول کی عمدہ اقسام میں سے باسمتی ۳۷۰ ایسی قسم ہے جو پنجاب میں زیادہ تر کاشت کی جاتی ہے۔ اس کا چاول بہت عمدہ، لمبا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ پکانے کے اعتبار سے یہ قسم بہت بہتر ہے۔ منڈی میں اس کی بہت اچھی قیمت مل جاتی ہے اور بین الاقوامی منڈی میں بھی اس کی بہت مانگ ہے۔

ایک اور عمدہ قسم باسمتی پاک ۶۱۲۹ ہے اس کا چاول بھی لمبا ہوتا ہے اور پکنے کے اعتبار سے بھی یہ بہت اچھا ہے مگر ان دونوں قسموں کا پودا اونچے قد اور کمزور تنے کا ہوتا ہے زیادہ کھاد دینے سے فصل گر جاتی ہے اور اس کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔

حال ہی میں باسمتی ۳۷۰ اور چھوٹے قد کی ایک اور قسم (T(N)1) کے ملاپ سے ایک نئی قسم تیار کی گئی ہے اس کا نام باسمتی ۱۹۸ ہے۔ اس کا پودا درمیانے قد کا ہے۔ یہ نسبتاً کم گرتا ہے۔ اس لئے اس کو زیادہ کھاد دی جا سکتی ہے۔ اس کی پیداوار باسمتی ۳۷۰ سے ۲۵ سے ۳۰ فیصد زیادہ ہوتی ہے اور پکائی میں یہ قسم دانے کی لمبائی اور خوشبو وغیرہ کے لحاظ سے باسمتی ۳۷۰ کے برابر ہے لیکن یہ قسم پچھیتی کاشت میں ان علاقوں یعنی گوجرانوالہ، سیالکوٹ وغیرہ میں جہاں سردی جلد شروع ہو جاتی ہے۔ کامیاب نہیں البتہ ملتان، ساہیوال میں کامیاب ہے۔

مندرجہ بالا تمام قسموں کی مختلف خصوصیات کا ذکر گوشوارہ ۱ میں کیا گیا ہے۔ اری پاک، اری ۶ اور باسمتی ۳۷۰ کے پتے گہرے سبز اور سیدھے ہونے کی وجہ سے سورج کی روشنی پوری طرح جذب کرتے ہیں۔ ان قسموں کے پودوں میں یہ خصوصیت بھی ہے کہ یہ کھاد میں موجود غذائی عناصر کو چاول اور پرالی کی برابر برابر مقدار میں بدل دیتے ہیں جبکہ مقامی اقسام میں کھاد دینے کی صورت میں چاول میں زیادتی نہیں ہوتی بلکہ پرالی زیادہ ہو جاتی ہے۔

گوشوارہ ۱

پنجاب میں کاشتہ چاول کی مختلف خصوصیات

نمبر شمار	خصوصیات	جھونا ۳۴۹	اری پاک	اری ۶	باسمتی ۳۷۰	باسمتی پاک	باسمتی ۱۹۸
۱	پودے کا قد انچوں میں	۶۵—۷۰	۳۵—۴۰	۳۵—۴۰	۶۵—۷۰	۶۵—۷۰	۵۰—۵۵
۲	پتوں کا رنگ	سبز	گہرا سبز	گہرا سبز	سبز	سبز	گہرا سبز
۳	پتوں کی کیفیت	نیچے جھکے ہوئے	سیدھے	سیدھے	نیچے جھکے ہوئے	نیچے جھکے ہوئے	کسی حد تک سیدھے
۴	تنے کی سختی	کم سخت	بہت سخت	سخت	کم سخت	کم سخت	سخت
۵	کھاد کا اثر	معمولی	بہت اچھا	اچھا	معمولی	معمولی	اچھا
۶	چاول کی کوالٹی	درمیانہ	موٹا BOLD	درمیانہ	عمدہ باریک	بہت عمدہ باریک	عمدہ باریک
۷	چاول کی شکل	بیلن (CYLINDRICAL)	بیضوی	بیلن (CYLINDRICAL)	تلوار کی طرح	تلوار کی طرح	تلوار کی طرح
۸	چاول کا سائز (لمبائی ملی میٹر)	۶٫۴۱	۵٫۸۰	۶٫۶۴	۶٫۸۰	۷٫۴۲	۶٫۷۰
۹	چاول کی چوڑائی (ملی میٹر)	۲٫۱۳	۳٫۲۰	۱٫۹۸	۱٫۷۸	۱٫۷۹	۱٫۸۴
۱۰	″ موٹائی (″ ″)	۱٫۷۲	۲٫۴۶	۱٫۶۸	۱٫۶۱	۱٫۶۳	۱٫۶۴
۱۱	خوشبو	نہیں	نہیں	نہیں	ہے	ہے	ہے
۱۲	بھربھراہٹ (CHALKNESS)	نہیں	ہے	ہے	نہیں	نہیں	نہیں
۱۳	پکنے میں کیسا ہے	ناقص	ناقص	معمولی	اچھا	بہت اچھا	اچھا
۱۴	تعداد ایام کھیت میں پودا لگانے سے پکنے تک	۹۵	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۲
۱۵	اوسط پیداوار فی ایکڑ	۳۰—۳۵	۵۰—۵۵	۴۸—۵۳	۲۰—۲۵	۲۰—۲۵	۲۵—۳۰

(باقی)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

ھو الشافی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اپھارہ، گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون: ۶۰۶ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس زمانہ کی سب سے بڑی نیکی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام احیاءِ اسلام اور شریعتِ غرّا کے قیام و استحکام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اسی عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے آپ نے جماعتِ احمدیہ قائم فرمائی پس اِس زمانہ میں سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ اشاعتِ اسلام اور شریعتِ حقہ کے قیام کی کوشش میں بھرپور حصّہ لیا جائے۔

"وقف جدید انجمن احمدیہ" اسلام کی اشاعت اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ لوگوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے اور ابتدائی دینی مسائل سکھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ کام نہایت اہم، بے حد محنت طلب اور انتہائی صبر آزما ہے۔ پس اِس وسیع مہم اور عظیم الشان منصوبہ کو عمدگی سے سرانجام دینے کے لئے لاکھوں ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو حسب استطاعت -/۱۰۰ روپے یا -/۵۰۰ روپے یا -/۱۰۰۰ روپے یا اس سے بھی زائد رقم چندہ دیں اور وقفِ جدید کے معاونین خاص میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل فرمائیں۔ اور جو مخلصینِ جماعت اتنی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ کم از کم -/۱۲ روپے سالانہ فی فرد کے حساب سے چندہ وقفِ جدید دے کر ثواب میں شامل ہو جائیں۔ اِس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی بارہ روپے سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے یعنی چھ لاکھ روپے ماہوار۔ اور اس میں ہم دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے ملک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رُشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔" (الفضل ۱۱ رجنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم مال وقفِ جدید)

محترمہ سیّدہ فاطمہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یحیٰ خان صاحب مرحوم کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میری والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یحیٰ خان صاحب مرحوم آف شاہ آباد قریباً اسّی سال کی عمر میں مورخہ ۲۸ رمئی ۱۹۷۶ء بروز جمعہ آٹھ بجے شب لاہور میں وفات پا گئیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابی حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت سید صاحب مرحوم ۱۹۰۰ء سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں مع بچوں کے وطن سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ اس وقت آپ کی چار صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے آپ کے ساتھ تھے۔ میری والدہ کی عمر اس وقت قریباً سات سال تھی۔

مرحومہ نے تعلیم القرآن کے لئے زندگی وقف کر رکھی تھی۔ قریباً ۳۰۰ بچوں کو قرآن کریم پڑھایا جن میں غیر از جماعت بچوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ مرحومہ نے تین بیٹے (ونگ کمانڈر ریٹائرڈ) عبد المنان خان صاحب، میجر عبد الرشید خان صاحب اور خاکسار) اور ایک بیٹی طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ بریگیڈئیر (ریٹائرڈ) نصیر احمد شاہ صاحب اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جنازہ اسی رات لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دعا کرائی۔ مرحومہ کو صحابہ کے قطعہ میں دفن کیا گیا۔

احباب مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد اللطیف خان اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

موصی اصحاب کیلئے ضروری اعلان

(۱) صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۳۹۴ کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے ایسے موصی کو بھی صحابی قرار دیا جائے گا جس کے ماں باپ کی احمدیت کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو دیکھا ہو خواہ وہ اس وقت نابالغ ہی ہو۔"

لیکن اس کے لئے یہ لازم ہے کہ جو موصی اصحاب اِس قاعدہ کے تحت صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرار پاتے ہیں وہ پختہ شہادت اور ثبوت کے ساتھ فوری طور پر اپنی مسل وصیت میں اس کا ریکارڈ کروالیں۔ کسی موصی کی وفات کے بعد اس بارہ میں یہ امر زیرِ غور نہیں آئے گا۔

(۲) وہ تمام موصی جنہوں نے آخر دسمبر ۱۹۰۵ء سے پہلے بیعت کی ہو اور تحریری بیعت کی صورت میں دسمبر ۱۹۰۵ء سے قبل ہی حضور علیہ السلام سے ملاقات بھی کی ہو وہ بھی اپنا بیان فوری طور پر نظارت بہشتی مقبرہ کو بھجوا دیں۔ ان کے اعزّہ و اقارب جو یہ اعلان پڑھیں وہ بھی کوشش کر کے ان سے بیان لکھوا کر بھجوا دیں۔

(۳) اور جن موصیوں نے دسمبر ۱۹۰۵ء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہو اور حضور علیہ السلام سے ملاقات بھی کی ہو وہ بھی اپنا بیان نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

مکرر تاکید کی جاتی ہے کہ موصی صحابہ کرام مندرجہ بالا ہر دو شقوں کے تحت اپنا اپنا بیان نظارت ہذا کو فوری طور پر بھجوا دیں۔ اور اگر اس سلسلہ میں کوئی گواہ بھی میسّر ہوں تو ان کا بیان بھی۔ مسل مکمل کرنے کے لئے فوری طور پر ایسا کرنا لازمی و لابدی ہے۔ (صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ شروع ہے اس میں آپ نے اپنے وعدہ کا مزید $\frac{1}{15}$ ادا کر کے اپنی ادائیگی کو $\frac{3}{15}$ کرنا ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

فوری ضرورت

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے ریٹائرڈ فوجی چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ عمر ۴۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ صحت اچھی اور تعلیم آٹھویں جماعت تک ہو۔ تنخواہ بمعہ الاؤنس -/۳۰۰ روپیہ ماہوار۔

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۸ جہلم

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نصیر (پی۔ اے۔ ایف) دار الرحمت وسطی ربوہ کی اہلیہ محترمہ پتّہ کی درد کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور آجکل سول ہسپتال فاطمیور میں زیر علاج ہیں۔ عنقریب ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبد الشکور جاوید دار الرحمت شرقی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۴۸